SVVS VIDYA PRASARAK TRUST'S

MGVC ARTS, COMMERCE & SCIENCE COLLEGE, MUDDEBIHAL

Dist. Vijayapur, Karnataka - 586 212

GOLDEN JUBILEE CELEBRATION

کرناٹک میں اُردو غزل

(منتخب شعراء کے حوالے سے)

URDU GAZAL IN KARNATAKA : REFERENCE TO THE SELECTED POETS

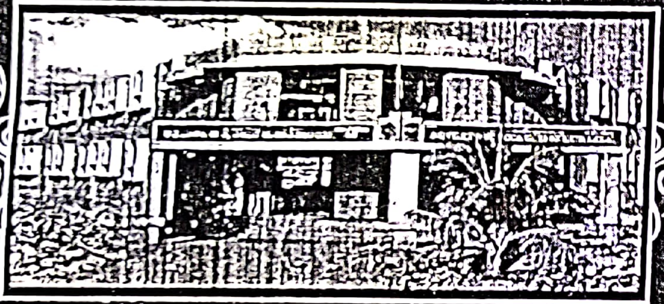

مرتب

ڈاکٹر عبدالرحیم اے ملا

صدر شعبہ اردو ایم جی وی سی آرٹس، کامرس اینڈ سائنس کالج مدے بہال کرناٹک

-- Editor

Dr. A. A. MULLA

M.A. (Urdu & Hist.), Ph.D.

HOD Urdu MGVC Arts, Commerce & Science College, Muddebihal

URDU GAZAL IN KARNATAKA : REFERENCE TO THE SELECTED POETS

URDU GAZAL IN KARNATAKA : REFERENCE TO THE SELECTED POET

اردو ادب کی محبوب و مرغوب صنف سخن رہی ہے جسے چہار دانگ عالم میں پسند کیا گیا۔ غزل کے معنی حکایت با یار گفتن ہے تو غزل بہترین نصاب ہے خوش گفتاری کا، خوش سلیقگی کا، شیریں کلامی کا، لفظ و معنی میں توازن کا، قلبی احساس کا، گویا یہ عمدہ کورس ہے پرسنالٹی ڈیولپمنٹ personality development کا۔ بات کس سے کب اور کتنی کرنی ہے یہ آداب ہمیں غزل سے سیکھنے کو ملتے ہیں۔ غزل میں کلاسیکیت بھی ہے، ترقی پسندی بھی، رومانیت بھی ہے جدیدیت و مابعد جدیدیت بھی اس نے ہر عہد میں زمانے کا ساتھ دیا اور دیتی چلی جارہی ہے ان ہی کیفیات کو ہم کرناٹک کے غزل گو شعراء میں دیکھ سکتے ہیں جن کے یہاں ایک قسم کی تازگی، جوش اور ولولہ ملتا ہے۔ الفاظ کو برتنے کا سلیقہ بھی انوکھا اور ہندی الفاظ کے ساتھ ساتھ فارسی تراکیب کا استعمال، مختصر بحروں میں وسیع مضامین و مفاہیم وغیرہ ملتے ہیں۔ مجموعی طور پر کرناٹک میں غزل کا کارواں پوری آب و تاب سے جاری ہے۔۔۔

پروفیسر عبدالرب استاد

صدر شعبہ اردو و فارسی، گلبرگہ یونیورسٹی، گلبرگہ

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

PRINCIPAL
Shivaji College, Hingoli Dist. Hingoli

PRINCIPAL

ISBN

9 781365 525971

Scanned with OKEN Scanner

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب : کرناٹک میں اُردو غزل
منتخب شعراء کے حوالے سے

مرتب : ڈاکٹر عبدالرحیم۔اے۔ملا
صدر شعبۂ اُردو MGVC ڈگری کالج مدے بہال

سنِ اشاعت : ستمبر ۲۰۲۱ء

صفحات : 276

سرِ ورق و کمپوزنگ : عمران عبدالوہاب لنجے

ناشر : اشاعت پرنٹنگ، شولاپور۔

قیمت : 200/ Rs.

کتاب ملنے کا پتہ

* Dr. AbdurRahim A. Mulla
Asst. Prof., HOD of Urdu
MGVC Arts, Commerce & Science, College Muddebihal
Dist. Vijaypur, Karanataka 586212
Mob. 9448268723
email : rahimsirm@gmail.com

ISBN : 978-1-365-52597-1

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

PRINCIPAL
Shivaji College
Dist.Hingoli.

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

THE GREAT DONOR

Late Matoshri Gangamma
Veerappa Chiniwar

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

فہرست

نمبر	عنوان	مقالہ نگار	مقام	صفحہ نمبر
۱	دکن کا کہنہ مشق شاعر۔ محبؔ کوثر	ڈاکٹر عبدالرحیم اے۔ مُلا	Muddebihal	30
۲	جدید دکنی کا منفرد شاعر۔ سلیمان خطیب	ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ محمد یوسف خطیب	Belagavi	37
۳	حامد اکمل کی غزل گوئی	ڈاکٹر سید علیم اللہ حسینی	Vijaypur	44
۴	حمید سہروردی بہ حیثیت نظم گو	ڈاکٹر محمد اقبال جاوید	Maharashtra	47
۵	کمال دکنی۔۔دکنی شاعری کا ایک باکمال شاعر	ڈاکٹر سمیع الدین	Vijaypur	55
۶	دکن کے کھن کا انمول ہیرا۔۔ سلیمان خطیب	ڈاکٹر قاضی شکیل الدین	Maharashtra	61
۷	آصف اقبال کی شعری فکر	ڈاکٹر ہاجرہ پروین	Vijaypur	72
۸	دبستانِ کرناٹک میں جدید اردو غزل کا آہنگ	ڈاکٹر بلقیس بیگم	West Bengal	78
۹	ہندوپاک کا ممتاز شاعر ۔۔حمید الماس	ڈاکٹر خواجہ بندہ نوازی انڈیکر	Gokak	85
۱۰	وحیدانجم۔۔فن و شخصیت	ڈاکٹر محمد اقبال جرمن	Kudchi	89
۱۱	سرگوشیوں کا شاعر۔۔ مظہر محی الدین	پروفیسر ذبیح اللہ	Bangalore	94

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli

لوٹ کے جاناں تیری گلی میں آئے ہیں

حامد اکمل غزل کے خاص مزاج اور تیور کو ملحوظ رکھا ہے ان کی شاعری میں جذبات کی رنگینی اور تجربات کی رنگا رنگی کے ساتھ رمز شناسی ہے، لطافت بیان اور ندرت آفرینی ہے۔ان کے کلام میں گہرائی بھی ہے اور گیرائی بھی ہے۔انہون نے شاعری میں ایک جمالیاتی فضا قائم کی ہے جس کا ہر رنگ قابل دید ہے اپنے ذہنی تجربوں کو انہوں نے ایسے دلکش پیکر میں ڈھالا ہے جنہیں دیکھیں تو دیر تک دیکھتے رہے۔

حامد اکمل کی غزل کو پڑھتے ہوئے ہمیں ہر لمحہ ایک مخصوص قسم کی تازگی اور توانائی کا احساس ہوتا ہے ان کا تخلیقی سرچشمہ انتہائی خاموشی کے ساتھ ساتھ مسلسل کشتی غزل کو سیراب کر رہا ہے۔حامد اکمل صاحب ایک مخصوص تیور رکھتے ہیں ان کا بھی اظہار اپنے کلام میں کرتے ہیں:

ہم مجاز اور میر و غالب اور فراق
وحشت دل وحشت دل کیا کریں
توڑدی اکمل نے آخر خاموشی
شور سازندے بھی اب برپا کریں

حامد اکمل صاحب کی شعری کائنات ہر زاویے سے اہل علم اور صاحب فکر کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے اور ہم پر امید بھی ہیں کہ حامد اکمل صاحب کی شعری کائنات وقت کے ساتھ اپنی کثرت اور ندرت کو پیش کرتی رہے گی۔

ooo

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم
اسوسیٹ پروفیسر وصدر شعبہ اردو، شیواجی کالج ہنگولی، مہاراشٹر
mdiqbal47351@gmail.com
Mob: 9175015434;9975645187

پروفیسر حمید سہروردی بہ حیثیت نظم گو

پروفیسر حمید سہروردی اردو ادب کا ایک اہم نام ہے۔بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ حمید سہروردی، اردو فکشن کے ساتھ اردو شاعری بالخصوص نظم کے حوالے سے بھی جدت پسند نام ہے، جنھوں نے نظم کو نیا اسلوب عطا کیا۔گو کہ وہ بنیادی طور پر فکشن نگار ہیں۔اور فکشن کی طرف ان کی میلان طبع بھی ہے۔لیکن انھوں نے نثری نظم میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔غیر افسانوی نثر کو بھی انھوں نے ادبی حسن عطا کیا۔طویل عرصے سے آپ اردو کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔اور مسلسل حرکت میں رہتے ہیں، گویا یوں کہا جا سکتا ہے کہ اردو افسانوی اور غیر افسانوی ادب کو جاویدانی عطا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔نیز تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔

حمید سہروردی دنیائے اردو ادب کا ایک منفرد نام ہے۔جنھوں نے نثر و نظم دونوں وادیوں میں کامیاب قدم جمائے۔بلکہ اپنی ایک الگ انفرادی شناخت بھی بنائی۔دنیائے ادب کو نئی جہت، انفرادیت سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔حمید سہروردی گلبرگہ دکن موجودہ کرناٹک میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے مہاراشٹر کے ضلع بیڑ سے درس وتدریس کا سلسلہ بحیثیت لکچرار شروع کیا۔اور یہاں سے ہوتے ہوئے گلبرگہ، حیدرآباد، میسور جامعات میں اردو کے درس وتدریس کے فرائض بہت خوش اسلوبی سے ادا کیے۔آپ کے چار افسانوی مجموعے، دو مضامین کے مجموعے، دو شعری مجموعے منظر عام پر آ کر قبول عام حاصل کر چکے

ہیں۔ پہلا شعری مجموعہ ''شش جہت آگ''

دوسرا ''دھند چاروں طرف'' جو اپنی اسلوب وعلامت کے اعتبار سے ایک انفرادی شان کے حامل ہیں۔

آج کا یہ قومی وسیمنار بعنوان ''کرناٹک میں اردو غزل منتخب شعراء کے حوالے سے'' منعقد کیا گیا ہے اس میں میں پروفیسر حمید سہروردی کی شاعری' کے حوالے سے اپنا مقالہ پیش کر رہا ہوں۔

حمید سہروردی اردو کے نامور افسانہ نگار ہیں۔ وہیں دوسری طرف آپ کے دو شعری مجموعے بھی منظر عام پر آچکے ہیں۔ ایک ہے ''شش جہت آگ'' (۲۰۰۲ء) اور دوسرا ''دھند چاروں طرف'' ہے۔ ہم ان میں سے چند منتخب منظومات کے حوالے سے ان کی شاعری اسلوب، ہیئت، انداز بیان، بیانیہ پر گفتگو کو مرکوز رکھیں گے۔ حمید سہروردی جتنے اعلیٰ درجہ کے افسانہ نگار ہیں اتنے ہی منفرد شاعر بھی ہیں۔ حمید سہروردی تجریدی اور علامتی افسانہ نگار ہیں۔ ظاہر ہے ان کی نظموں میں بھی تجرید اور علامت کے عمل کا در آنا عین فطری ہے۔ واضح ہو کہ ''شش جہت آگ'' کی تمام نظمیں نثری ہیئت میں ہیں۔ ''شش جہت آگ'' کی اشاعت نے حمدی سہروردی کو فکری Undiscoverd جہت کی تلاش میں سرگرداں شاعر کی شناخت دی ہے۔ مجموعے کی پہلی نظم ''تیرے نام کیا لکھوں'' آخری بند دیکھیں۔

نہیں کہ میں
نہیں کہ وہ
نہیں نہیں
ہیں صورتیں جو ان گنت
ہیں صورتیں یہ ہر طرف
ہر اک جہت ہے وجہ تو
بس ایک تیرا نام ہے

تیرا ہی نام ہے
تیرا ہی نام
ہے شش جہت میں تیرا نام

حمید سہروردی کی نظموں میں تحت الشعوری کیفیتیں نمایاں ہیں۔ ان کی شاعری معاشرے میں انقلاب برپا کرنے کا رومانی دعویٰ نہیں کرتی۔ لیکن ادب کے قاری کو فکر کی مہمیز ضرور دیتی ہیں۔ اور یہی خوبی جدید شاعری کو ''سیاسی مفکروں'' فارمولے والی شاعری سے بالکل الگ کرتی ہے۔ چونکہ ان کے یہاں پہلے سے طے شدہ موضوعات نہیں ہوتے بلکہ احساس کی شدت اس کے وجدان کے لئے محرک بنتی ہے۔

ان کی شاعری دنیا کو اور بالخصوص اس میں پوشیدہ استعاراتی نظام کو سمجھنے کے لئے ہمیں ان کی نظموں کو بار بار پڑھنا پڑیگا۔ ان کے یہاں شعری اظہار کے سوتے داخلیت کی زمین سے پھوٹتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنی اطراف کی دنیا، معاشرت، سیاست اور اس کے فرد پر پڑنے والے اثرات کے کما حقہ باخبر بھی ہیں۔ خارجی علائق سے گزر کر ذات کا ادراک کرتے ہوئے اپنے خیال کو صفحہ قرطاس پر بکھیر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر نظم ''پرندہ دکھ کا نام نہیں'' کا کلائمکس ملاحظہ فرمائیں۔

غم تو نام ہے ایک جذبے کا / پھر کیوں روتا ہے پرندہ
پرندہ دکھ کا نام نہیں
میرے دل اور دلی کے لٹنے کی باتیں کیوں کیں؟
گوتم نے اندرون اور بیرون کو ٹوٹتے ہوئے کیوں دیکھا؟
ایسا ہر سمے ہر عہد میں ہوتا ہے / پھر ہم گوتم بھی نہیں اور نہ ہی میر
پھر کیوں ہمارے سر جنگلوں کی طرف مراجعت کرنا چاہتے ہیں
''میں کہ ایک لفظ ہوں'' ''بے برگ اشجار'' ''ریڈیو چیختا ہے''
''اطلاع'' ''بتاؤ کہ تم کون ہو'' ''رک رک کے ذرا دیکھو'' اس نوع کی کامیاب

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •
PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

نظمیں کہی جا سکتی ہیں۔

تجریدیت، داخلیت، ایمائیت، علامتیت وغیرہ یہ جدید شاعری کے ساتھ لازم و ملزوم اصطلاحیں ہیں۔ حالانکہ ہر دور کی شاعری میں یہ چیزیں ہمیں ملتی ہیں حمید سہروردی کی شاعری میں بھی نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری میں درج بالا اصطلاحات کو جہاں برتا ہے وہیں دو ساری طرف ابہام اور تخلیقی معنویت کو بھی برقرار رکھا ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت متاثر کن و توجہ طلب نظمیں کہی ہیں۔ ''فاصلے مٹ گئے'' ''اس دھرتی پر'' ''ایک کہانی'' ''پیچ در پیچ'' وغیرہ نظموں کی نشاندہی اس ضمن میں کی جا سکتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں نظم ''پیچ در پیچ'' کا یہ جز۔

جنوں کی پیچ در پیچ بھاؤ ناؤں میں
تمہاری بے نیازی اور لاتعلقی
سینہ سپر ہونے سے بچ کر
بے کیف اور بے لطف سزاؤں کی سوغات دیتی ہے
کتنے پردوں میں خود کو چھپائے
سانسوں کے زیر غم میں رچ بس جاتی ہو۔ا

''میں کہ ایک لفظ ہوں'' ان کی بہت ہی شاندار اور خوبصورت نظم ہے۔ اس کی انفرادیت اور جاذبیت بہت انوکھی ہے۔ نظم کی تقطیع بھی بہت مختصر ہے۔ نظم کا آغاز ''میں کہ ایک لفظ ہوں'' کی خوبصورت تعبیر سے ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

میں کہ ایک لفظ ہوں
لغت سے جو نکل گیا
ورق ورق بکھر گیا
حرف حرف سلسلہ
لفظ لفظ فاصلہ
لاف اور گزاف بھی

عظمتوں کی شان بھی
اس میں ریزہ کاری بھی
اور چیرہ دستی بھی
جمود اور سکوت بھی
حرکت و عمل کا پیکر خیال بن
علامتوں کا روپ دھار کر
بے کراں وسعتوں میں
پھیلتا چلا گیا

حمید سہروردی کی جتنی بھی نظمیں ہیں ان میں کسی نہ کسی حیثیت میں مرکزی خیال پایا جاتا ہے۔ ہر نظم میں اسلوب و اظہار کی خوبیاں مضمر ہیں۔ ان کا یہی انداز ان کی خاص پہچان کراتی ہے۔ تو کہیں بیانیہ ڈھنگ بھی پایا جاتا ہے۔ ''میں بے خواب ہرگز نہیں''

میں کہ
لیکن تمہارے لئے ہی مختص نہیں ہوں
میرے لئے ساری تحریکیں بے سود ہیں
کیوں کہ
رشتوں ناطوں سے مبرا میں ہی نہیں ہوں
بھول جاؤ
کبھی میں تمہارے لئے خود کو باوجہ سمجھا ہوا تھا
وہ کوئی بے معنی سا اک تماشہ ہی تھا۔

گویا یوں کہا جا سکتا ہے کہ ''شش جہت آگ'' شعری مجموعہ صحیح معنوں میں شش جہتی لئے ہوئے ہیں گویا ایک رنگ دھنک انفرادی اسلوب میں بکھیرتے چلے جاتے ہیں۔ بقول علیم صبا نویدی

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •
PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.
Scanned with OKEN Scanner

''حمید سہروردی کی ان نظموں کو ''شش جہت آگ'' سے جب موسوم کیا گیا تو حقیقت میں ان نظموں میں جو کچھ ہے وہ شش جہتی ہے۔

شمس الرحمن فاروقی جیسے نقادان کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

''حمید سہروردی'' کا نام اس مجموعے میں افسانی نگاری کی حیثیت سے شامل ہے لیکن وہ شاعر کے روپ میں یہاں جلوہ گر ہو سکتے تھے بلکہ وہ شاید واحد شخص ہیں جب کی تخلیقی رو دونوں جہتوں میں کامیاب ہے۔''

شمس الرحمن فاروقی کے اس تبصرہ کے بعد بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حمید سہروردی ایک کامیاب ہمہ جہت فن کار ہیں۔ ان کی نظموں میں بھی اجمال کی سطح موجود ہے۔ ان کی شاعری میں ایک زیریں لہر احتجاج کی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔

''الفاظ کی بازیگری سے بچو تم
تصور کی آنکھوں سے دیکھو اگر تم
الفاظ کے شکم میں ہیں
مطلب کی تہہ داریاں کتنی
خاموش لمحوں کو سمجھو ذرا تم
کتنی زبانیں حیرت زدہ ہیں''

نظموں کے مطالعے سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ شاعر نا آفریدہ دنیاؤں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا ہے، جہاں اردو شاعری کے قدم نہیں گزرے جہاں ابھی تک اردو شاعری کے تخیل کی پرواز نہیں ہوئی وہاں جانے کی سعی ہمیں حمید سہروردی کی منظومات میں ملتی ہیں۔ حمید سہروردی زندگی کے نظام کو خدا سے ڈھونڈتے ہوئے صفر تک جا پہنچتے ہیں اور سائنسی دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔

صفر ایک
صفر صفر دو

صفر صفر صفر تین ----
دائرہ۔ نقطہ حاصل شاعر افسوس کرتا ہے
میں کہاں کھڑا ہوں
نہیں جانتا
پر ایک موہوم سا احساس
زیست کے بے پناہ
اور ہوش ربا منظروں کی نشاندہی کرتا ہے ----
بقول مشرف عالم ذوقی

''شش جہت آگ'' انسانی عظمت کا قصیدہ ہے۔ اس میں سب کچھ ہے۔ موجود سے لاموجود کے ہزاروں سوال شاعر کی دھڑکنوں میں چھپے ہوئے یہ سوال اس مجموعہ کو ایک نہ بھولنے والا شاہکار بنا دیتے ہیں۔

عموماً حمید سہروردی کے نظموں کی فکری اساس تبناک ماضی کی جویا ہے۔ اور یہ تابناک ماضی یقیناً اسلام کا ہے۔ حال کو اپنے ماضی سے جوڑ کر مستقبل کو تابناک بنانے کا خواب یقیناً مستقبل کو روشن بنا دیتے ہیں۔ مثال ملاحظہ فرمائیں۔

'سفر کیوں عزیز ہے' کا آخر کا ایک بطور نمونہ پیش ہے۔

''شرر بنیں یہ سگرٹیں
تو کلمہ ہی کی انگلی پر
جما کے راکھ اڑ گئیں
سفر کے گرد آگ ہے
صابن ایک لیجئے
رخ پہ پھیریئے ذرا
اپنے دائیں ہاتھ میں

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •
PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

"حمید سہروردی کی ان نظموں کو "شش جہت آگ" سے جب موسوم کیا گیا تو حقیقت میں ان نظموں میں جو کچھ ہے وہ شش جہتی ہے۔

شمس الرحمن فاروقی جیسے نقادان کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

"حمید سہروردی" کا نام اس مجموعے میں افسانی نگاری کی حیثیت سے شامل ہے ۔لیکن وہ شاعر کے روپ میں یہاں جلوہ گر ہو سکتے تھے بلکہ وہ شاید واحد شخص ہیں جب کی تخلیقی رو دونوں جہتوں میں کامیاب ہے۔"

شمس الرحمن فاروقی کے اس تبصرہ کے بعد بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حمید سہروردی ایک کامیاب ہمہ جہت فن کار ہیں۔ان کی نظموں میں بھی اجمال کی سطح موجود ہے۔ان کی شاعری میں ایک زیریں لہر احتجاج کی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔

"الفاظ کی بازیگری سے بچو تم
تصور کی آنکھوں سے دیکھو اگر تم
الفاظ کے شکم میں ہیں
مطلب کی تہہ داریاں کتنی
خاموش لحموں کو سمجھو ذرا تم
کتنی زبانیں حیرت زدہ ہیں"

نظموں کے مطالعہ سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ شاعر نا آفریدہ دنیاؤں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا ہے، جہاں اردو شاعری کے قدم نہیں گزرے جہاں ابھی تک اردو شاعری کے تخیل کی پرواز نہیں ہوئی وہاں جانے کی سعی ہمیں حمید سہروردی کی منظومات میں ملتی ہیں۔حمید سہروردی زندگی کے نظام کو خدا سے ڈھونڈتے ہوئے صفر تک جا پہنچتے ہیں اور سائنسی دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔

صفر ایک
صفر صفر دو

صفر صفر صفر تین----
دائرہ۔نقطہ حاصل شاعر افسوس کرتا ہے
میں کہاں کھڑا ہوں
نہیں جانتا
پر ایک موہوم سا احساس
زیست کے بے پناہ
اور ہوش ربا منظروں کی نشاندہی کرتا ہے----

بقول مشرف عالم ذوقی

"شش جہت آگ" انسانی عظمت کا قصیدہ ہے۔اس میں سب کچھ ہے۔موجود سے لاموجود کے ہزاروں سوال شاعر کی دھڑکنوں میں چھپے ہوئے یہ سوال اس مجموعہ کو ایک نہ بھولنے والا شاہکار بنا دیتے ہیں۔

عموماً حمید سہروردی کے نظموں کی فکری اساس تابناک ماضی کی جویا ہے۔اور یہ تابناک ماضی یقیناً اسلام کا ہے۔حال کو اپنے ماضی سے جوڑ کر مستقبل کو تابناک بنانے کا خواب یقیناً مستقبل کو روشن بنا دیتے ہیں۔مثال ملاحظہ فرمائیں۔

"سفر کیوں عزیز ہے" کا آخر کا ایک بطور نمونہ پیش ہے۔

"شرر بنیں یہ سگرٹیں
تو کلمہ ہی کی انگلی پر
جا کے راکھ اڑ گئیں
سفر کے گرد آگ ہے
صابن ایک لیجیے
رخ یہ پھیریے ذرا
اپنے دائیں ہاتھ میں

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •
PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.
Scanned with OKEN Scanner

لیجیے منائیں
سارے عالم سے لیکن
کر سفر پر اندھے
کھجور کے درختوں سے
آرہی ہے یہ صدا
سفر ہی بس عزیز ہو"

یوں کہا جاسکتا ہے کہ "شش جہت آگ" کی تمام نظمیں آگ کی تپش میں تپی ہوئی ہیں۔ اور اپنے آپ میں ایک پیغام پنہاں ہے۔

کتابیات

۱۔ کرناٹک میں اردو نظم نگاری۔ علیم صبا نویدی
۲۔ انجمن۔ گلبرگہ
۳۔ حمید سہروردی شخصیت اور ادبی جہات (ماہنامہ ادب خصوصی شمارہ)
۴۔ سالار دکن۔ روزنامہ گلبرگہ

ooo

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ڈاکٹر محمد شفیق الدین
اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو
… کالج برائے خواتین
بیجاپور، کرناٹک

کمال دکنی: دکنی شاعری کا ایک باکمال شاعر

دکنی زبان کے معروف شاعر کمال دکنی کا شمار ریاست کرناٹک کے اہم دکنی شعراء میں کیا جاتا ہے۔ کمال دکنی نے دکنی شاعری کے ذریعے شہر بیجاپور کی شعری روایت کو تقویت بخشا ہے۔ شہر شعر و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ عادل شاہی دور کے بادشاہوں نے شعراء کی سرپرستی میں بہت پیش پیش رہے اور اس دور میں اردو شعر و ادب بہت پروان چڑھا اور آج تک یہاں کے شعراء بیجاپور کی شعری روایت کو برقرار رکھنے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ ان میں ایک اہم نام کمال دکنی کا ہے جنہوں نے دکنی زبان میں شعر و شاعری کا کمال دکھایا ہے۔ بیجاپور میں ہونے والے مشاعروں میں وہ اکثر شریک رہے اور ان کی شرکت مشاعرے کے ماحول کو خوشگوار بنانے میں معاون ثابت رہی۔ 20 مارچ 1943ء میں موضع کھوردگا، بیجاپور کے شمال مغرب میں 35 کلومیٹر لاڈلے مشتاق اللہ کے روضے کے متولی خاندان میں ایک لڑکا تولد ہوا جس کا نام احمد پاشاہ رکھا گیا۔ جو آج کمال دکنی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی ابتدائی تعلیم جامع مسجد محلہ کے اردو اسکول نمبر 1 میں ہوئی اور 1957ء میں اس وقت کا مڈل پرچہ (ساتویں جماعت) میں کامیابی حاصل کی اور 1957ء سے 1961ء تک انجمن ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی اور ایس ایس سی میں کامیابی حاصل کی۔ 1964ء میں کمال دکنی کا تقرر محکمہ پولیس میں بحیثیت کانسٹیبل ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ سے بی اے کیا اور ایم اے اردو میں بھی داخلہ لیا

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli